ومقصد کے لئے کیا گیا ہے - فاضل مصنف جگہ جگہ قرآن کے حوالوں سے اُس کا اثبات کرتے چلے گئے ہیں اس بنا پر بے تکلف کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی اور فنی دونوں حیثیتوں سے اُردو میں یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اس لائق ہے کہ ہر صاحب ذوق اس کا مطالعہ کرے۔ افسوس ہے ہمارے ملک میں اس فن کا ذوق عام نہیں اور بہت محدود ہے لیکن خالص فنی نقطۂ نظر سے بھی یہ کیتنی بلند پایہ کتاب ہے؟ اس کا اندازہ اُس خط سے ہوگا کہ عہد حاضر کے مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر ٹوچی (GIUSEPPE TUCCI) نے اس کتاب کو پڑھ کر مصنف کے نام روم سے جو خط لکھا ہے اُس میں وہ تحریر فرماتے ہیں" آپ نے آثار قدیمہ کے فن پر اپنی کتاب کا جو نسخہ مجھے بھیجا ہے بڑی مسرت اور پسندیدگی کے ساتھ اُس کا اعتراف کرتا ہوں، آپ کا کارنامہ درحقیقت تعریف کا سزاوار ہے اور بے شبہ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ آپ نے بہت سے مسائل پر گفتگو کی ہے بلکہ اس لئے کہ اُردو زبان میں آپ نے اس موضوع پر پہلی مرتبہ ایک واضح اور سلجھی ہوئی کتاب پیش کی ہے، بے شبہ آپ کی کتاب بہت سی لائبریریوں میں ایک قیمتی اضافہ کا باعث ہوگی اور آثار قدیمہ کے بہت سے پاکستانی طلباء کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی "

جو حضرات اس بات سے واقف ہیں کہ مغرب کے علماء وفضلا کسی کتاب یا کسی شخص کی تعریف میں کتنے محتاط الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر ٹوچی کی نظر میں یہ کتاب کس درجہ اہم اور وقیع ہے۔

دوسری کتاب مشہور عرب سیاح مقدسی کی کتاب " احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم " کے اہم حصوں کا جو مراکش سے لے کر تاشقند تک کے (چوتھی صدی ہجری میں) مسلمانوں کے تہذیبی وتمدنی حالات پر مشتمل ہیں آزاد مگر نہایت شگفتہ ودلچسپ اُردو ترجمہ ہے، مقدسی نے عمر کے بیس بائیس برس اس سیر وسیاحت میں بسر کئے تھے اور جہاں کہیں گیا وہاں کا رہن سہن، طور وطریق، رسم ورواج۔ عادات واخلاق، زبان، مذہبی افکار وعقائد، پیشے، صنعت وحرفت، اقتصادی حالات ان میں سے ایک ایک چیز کو غور دیکھا اور اسے قلمبند کیا اس بنا پر اس عہد کے مسلمانوں کی سماجی زندگی کے حالات کی جو مکمل تصویر اس کتاب میں نظر آتی ہے جغرافیہ